27

مشکلات ومصائب کا زمانہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کا بہترین وقت ہوتا ہے

(فرمودہ یکم اگست 1952ء بمقام ربوہ)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

''ان ایام میں جو فتنہ پاکستان کے مختلف حصوں خصوصاً پنجاب کے مختلف مقامات میں پیدا ہو رہا ہے اگرچہ حکومت کے بعض اعلانات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی رپورٹوں کے مطابق اس میں کمی آ رہی ہے لیکن جو ہماری اطلاعات ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں کمی نہیں آ رہی بلکہ وہ اپنی جگہ بدل رہا ہے۔ بعض جگہوں سے ہٹتا ہے اور پھر آگے بعض دوسری جگہوں کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ جہاں تک فتنہ کا سوال ہے میرے نزدیک کوئی اول درجہ کا ناواقف اور جاہل احمدی ہی ہو گا جو یہ کہے کہ یہ فتنہ ایسی چیز ہے جس کی مجھے امید نہیں تھی۔ تم دریا میں کُودتے ہو اور بعد میں شکایت کرتے ہو کہ تمہارا جسم گیلا ہو گیا ہے یا تمہارے کپڑے گیلے ہو گئے ہیں۔ تم آگ میں ہاتھ ڈالتے ہو اور کہتے ہو میری انگلی جل گئی ہے۔ یا تم دھوپ میں بیٹھتے ہو اور کہتے ہو مجھے گرمی لگتی ہے۔ یا تم برف پیتے ہو اور کہتے ہو مجھے ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے تو یہ کوئی عقل کی دلیل نہیں۔ تم برف پیتے ہو تو یہ سمجھ کر پیتے ہو کہ تمہیں ٹھنڈک لگے گی۔ تم دھوپ میں بیٹھتے ہو تو یہ سمجھ کر بیٹھتے ہو کہ تمہیں گرمی لگے گی۔ تم آگ میں ہاتھ ڈالتے ہو تو یہ سمجھ کر ہاتھ ڈالتے ہو کہ تمہارا جسم جل جائے گا۔ یا تم دریا میں کُودتے ہو تو تم یہ جانتے ہوئے کُودتے ہو کہ تمہارا جسم گیلا ہو گا۔ پس

جب تم ایک صداقت کی تائید کے لئے کھڑے ہوئے ہو اور تم نے مسلمانوں کے اندر بیداری پیدا کرنے کی آواز کو جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بلند ہوئی ہے سنا، یا مان لیا تو تمہیں لازماً اس بات کے لئے بھی تیار ہونا پڑے گا کہ لوگ تمہاری مخالفت کریں، شورشیں برپا کریں اور تمہارے خلاف منصوبہ بازی کی جائے۔ پس کون احمدی ہے جس کے حواس درست ہوں اور وہ یہ کہہ سکے اوہو! یہ کیسا فساد ہے۔ مجھے تو اس کی امید نہیں تھی۔ حالانکہ جب وہ احمدی ہوا تھا تو یہ سمجھ کر ہوا تھا کہ لوگ اُس کے خلاف فساد کریں گے، شورش کریں گے اور منصوبہ بازی کریں گے۔ اس کا کام یہ ہے کہ ان فسادوں، شورشوں اور منصوبہ بازیوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائے۔

دیکھو رمضان کے مہینہ میں اپنی مرضی اور ارادے سے ایک پروگرام کے ماتحت انسان تکلیف اٹھاتا ہے۔ وہ رات کو اٹھتا ہے۔ بے شک وہ یہ تدبیر کر لیتا ہے کہ اگر گرمی ہو تو وہ ٹھنڈے پانی سے وضو کرے اور اگر سردی ہو تو وہ گرم پانی سے وضو کرے، پھر اگر گرمی کا موسم ہو تو وہ چھت سے باہر تہجد کی نماز پڑھ لے اور اگر سردی ہو تو چھت کے نیچے تہجد کی نماز پڑھ لے یا گرم لباس پہن لے۔ پھر اگر وہ بیمار ہے تو بیٹھ کر نماز پڑھ لے۔ صحت اچھی نہیں ہے تو زیادہ عمدہ غذا کھا لے یا اگر معدہ خراب ہے تو نرم غذا کھا لے۔ پیاس کے دن ہوں تو دو تین گلاس پانی کے اکٹھے پی لے یا چائے کی ایک پیالی پی لے تا تکلیف دور ہو۔ دن کو گرمی کی تکلیف ہو تو وہ سائے اور ٹھنڈک میں رہے تا گرمی کی شدت کم ہو۔ مگر باوجود اس کے کہ رمضان میں تمہارے پاس ایسے ذرائع موجود ہوتے ہیں جن سے تم گرمی کی شدت کو کم کر سکتے ہو۔ پھر بھی تمہاری تکلیف کو دیکھ کر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ رمضان کے مہینہ میں مَیں دعائیں سننے کے لئے آسمان سے نیچے اُتر آتا ہوں اور کہتا ہے مجھ سے مانگو میں تمہیں دوں گا۔ پس اگر خدا تعالیٰ روزہ میں جس کی تکلیف کم کی جا سکتی ہے، جس کے ضرر سے بچنے کے لئے تدابیر اختیار کی جا سکتی ہیں مومن کے لئے اتنی رعایت کرتا ہے کہ وہ کہتا ہے چونکہ تم تکلیف اٹھاتے ہو اس لئے میں تمہارے قریب ہو جاتا ہوں۔ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ[1]۔ میں اس پکارنے والے (یعنی روزہ دار) کی آواز کو سنتا ہوں اور مَیں اس کی دعائیں قبول کرتا ہوں۔ پھر ان تکالیف اور مصائب میں جو تمہارے اختیار میں نہیں جن کو کم کرنے کے لئے تم کوئی تدبیر نہیں کر سکتے ان میں وہ تمہارے کس قدر قریب ہو جائے گا۔ ظاہر ہے کہ اگر روزہ میں خدا تعالیٰ تمہارے لئے بے چین ہو جاتا ہے

کہ جس میں ہر قسم کی سہولت بہم پہنچانا تمہارے اختیار میں ہوتا ہے تو دوسرے آلام اور مصائب میں وہ کتنا قریب ہو جاتا ہوگا۔ مومن کو ابتلاؤں میں خوشی محسوس ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے قریب آ گیا ہے۔ بچہ ماں کے قریب جاتا ہے تو کتنا خوش ہوتا ہے۔

دنیا میں خدا تعالیٰ نے غریبوں کے دلوں کو تسکین دینے کے لئے کیا کیا اسباب بنائے ہیں۔ امیر اعلیٰ کھانا کھاتے ہیں، اعلیٰ لباس پہنتے ہیں اور تم کہہ سکتے ہو کہ وہ روپے کی وجہ سے خوش ہیں۔ لیکن تم ایک غریب ماں کو دیکھتے ہو۔ اُس نے بچہ گود میں اٹھایا ہوتا ہے۔ اس کے اوپر ایک آدھ کپڑا ہوتا ہے۔ بچہ نے ماں کے گلے میں باہیں ڈالی ہوئی ہوتی ہیں اور اس سے پیار کر رہا ہوتا ہے۔ اُس غریب عورت کو جس نے چیتھڑے پہنے ہوئے ہوتے ہیں اور فاقہ کی وجہ سے اُس کا چہرہ پچکا ہوا ہوتا ہے اپنے بچہ کو دیکھ کر جتنی خوشی ہوتی ہے وہ اُس عورت سے کم نہیں ہوتی جو محلات میں رہتی ہے۔ ماں کو بچہ کے قریب ہونے سے خوشی ہوتی ہے اور بچہ کو ماں کے قریب ہونے سے خوشی ہوتی ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جنگ بدر میں ایک عورت کو دیکھا۔ اُس وقت کفار میں افراتفری پھیلی ہوئی تھی۔ اس عورت کا بچہ کہیں گُم ہو گیا۔ جنگ میں عورتیں بھی آئی ہوئی تھیں۔ ان کی نیت نیک نہیں تھی۔ وہ اس ارادہ سے میدانِ جنگ میں آئی تھیں تا اپنے مردوں کو مسلمانوں کے خلاف جنگ کے لئے اُکسائیں۔ خدا تعالیٰ نے ان کی خواہش کو پورا نہ کیا۔ دشمن کی فوج میں بھاگڑ 2 مچ گئی اور اس کے نتیجہ میں بہت سے بچے اپنی ماؤں سے جدا ہو گئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک عورت میدانِ جنگ میں اِدھر اُدھر پھر رہی ہے۔ وہ ہر بچے کے پاس جو اسے دکھائی دیتا ہے جاتی ہے اور اسے اٹھا کر پیار کرتی ہے اور پھر آگے چلی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اُس کا اپنا بچہ مل گیا۔ اُس نے اُسے اپنی چھاتی سے لگا لیا اور ایک طرف ہٹ کر ایک پتھر پر اطمینان کے ساتھ جا بیٹھی۔ لوگ مارے جا رہے تھے لیکن وہ اس سے بے فکر ہو کر ایک طرف اپنے بچے کو لے کر بیٹھ گئی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا تم نے اس عورت کو دیکھا۔ یہ میدانِ جنگ میں اِدھر اُدھر بھاگی پھرتی تھی۔ اب اسے بچہ مل گیا ہے تو کس آرام سے ایک طرف ہٹ کر بیٹھ گئی ہے۔ آپ نے فرمایا جب ایک گنہگار انسان توبہ کر کے اپنے رب کی طرف آتا ہے تو اُسے بھی اِس قدر خوشی ہوتی ہے جس قدر خوشی اس ماں کو اپنے گم شدہ بچہ کے ملنے سے ہوئی ہے۔ 3

پس مصائب کے وقت خدا تعالیٰ ہمارے قریب آ جاتا ہے اور قریب آنے سے جو خوشی اسے ہوتی ہے اس کا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا۔ وہ مستغنی ہے، وہ صمد ہے اور اس کو ہماری احتیاج نہیں۔ ہمیں اس کی احتیاج ہے۔ بھوک کا وقت آتا ہے تو ہمیں اس کی احتیاج ہوتی ہے کہ وہ ہمیں کھانے کو کچھ دے۔ پیاس کا وقت ہوتا ہے تو ہمیں اس کی احتیاج ہوتی ہے کہ وہ ہمیں پینے کو کچھ دے۔ کپڑے پہننے کا وقت آتا ہے تو ہمیں اس کی احتیاج ہوتی ہے کہ وہ ہمیں کپڑے دے۔ تعلیم کا وقت آتا ہے تو ہمیں اس کی احتیاج ہوتی ہے کہ وہ ہمیں تعلیم دے۔ ملازمت کا وقت آتا ہے تو ہمیں اس کی احتیاج ہوتی ہے کہ وہ ہمیں کوئی روزگار دے۔ شادی ہوتی ہے تو ہمیں اس کی احتیاج ہوتی ہے کہ میاں بیوی کے تعلقات اچھے رہیں۔ خاوند کو اس کی احتیاج ہوتی ہے کہ بیوی اس سے محبت کرے۔ بیوی کو اس کی احتیاج ہوتی ہے کہ خاوند اسے پال سکے اور محبت کر سکے۔ پھر آگے بچوں کی ضرورتیں شروع ہو جاتی ہیں۔ اِس تمام دوران میں اسے ہماری احتیاج نہیں ہوتی۔ ہم بھوکے ہوتے ہیں تو ہمیں احتیاج ہوتی ہے کہ وہ ہمیں کھانے کو کچھ دے۔ پھر خدا تعالیٰ ہمارے قریب کیوں آتا ہے۔

ہم جب پیاسے ہوتے ہیں تو خدا تعالیٰ کے پاس جاتے ہیں کہ وہ ہماری پیاس کو بجھا دے۔ لیکن خدا تعالیٰ ہمارے قریب کیوں آتا ہے؟ اسے تو پیاس نہیں ہوتی۔ پھر ہم جوان ہوتے ہیں تو خدا تعالیٰ کے پاس جاتے ہیں کہ وہ ہمیں کوئی اچھا ساتھی دے دے۔ لیکن خدا تعالیٰ ہمارے قریب کیوں آتا ہے؟ اسے کیا ضرورت ہوتی ہے کہ وہ ہمارے پاس آئے؟ غرض اِس سارے اُتار چڑھاؤ میں ہم ہی خدا تعالیٰ کے پاس جاتے ہیں اور ہمیں کوئی نہ کوئی ضرورت ہوتی ہے جس کے پورا ہونے کے لئے ہم خدا تعالیٰ کے پاس جاتے ہیں۔ لیکن وہ ہمارے پاس آتا ہے اور بے ضرورت آتا ہے۔ جتنی تڑپ ہمیں خدا تعالیٰ کے قریب جانے کی ہو سکتی ہے کوئی وجہ نہیں کہ وہی تڑپ خدا تعالیٰ کو ہمارے ملنے کیلئے ہو۔ مگر جب وہ تڑپ رکھتا ہے کہ ہمارے قریب آئے تو ہماری کتنی بدقسمتی ہوگی کہ ہم اُس سے وہ محبت نہ کر سکیں جو وہ ہم سے کرتا ہے۔ ہم اُس کے قرب کی اُتنی قدر نہ کر سکیں جتنی لذت وہ ہمارے قرب سے حاصل کرتا ہے۔

مصائب کا وقت ایک مومن کے لئے خوشی کا موقع ہوتا ہے۔ اس لئے کہ خدا تعالیٰ اس کے قریب آ جاتا ہے۔ جتنا جتنا دشمن اُس کے قریب آتا جاتا ہے خدا تعالیٰ اُس سے بھی زیادہ

تیز قدمی سے اُس کے قریب آ جاتا ہے۔ اور جب دشمن اس کے قریب آ جاتا ہے تو خدا تعالیٰ اُس کے اندر داخل ہو چکا ہوتا ہے۔ اِس طرح جب دشمن مومن پر وار کرتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ پر وار کرتا ہے۔ پس تمہارے لئے عزت کے حاصل کرنے کا موقع ہے۔ تم بہادری کے ساتھ کام کرو۔ اگر یہ موقع تمہارے ہاتھوں سے چلا گیا تو تمہارے لئے عزت کے حاصل کرنے کا اَور کون سا موقع آئے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ بدقسمتی سے مسلمانوں میں یہ رواج پڑ گیا ہے کہ وہ نماز کے بعد دعا کرتے ہیں حالانکہ وہ دعا کا وقت نہیں ہوتا۔ دنیا میں تم کسی افسر سے کچھ مانگتے ہو تو اُس وقت مانگتے ہو جب ملاقات کا وقت ہوتا ہے نہ کہ ملاقات کے بعد۔ اِسی طرح خدا تعالیٰ سے مانگنے کا وقت وہ ہوتا ہے جب تم اُس کے دربار میں گئے ہوتے ہو۔ جب تم نماز پڑھ رہے ہوتے ہو۔ اگر وہ موقع تم ہاتھ سے ضائع کر دیتے ہو تو بعد میں دعا کرنا کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ اِسی طرح جب مشکلات آتی ہیں، مصائب آتے ہیں تو خدا تعالیٰ مومن کے قریب آ جاتا ہے اور یہ وقت دعا کی قبولیت کا ہوتا ہے۔ اگر تم اُس وقت کو ضائع کر دیتے ہو تو تمہیں خدا تعالیٰ پر کیا امید ہو سکتی ہے کہ وہ تمہاری دعائیں سنے گا؟ جب ہم نے اُس وقت خدا تعالیٰ سے کچھ نہ مانگا جب وہ ہمارے قریب تھا تو اُس وقت کس طرح مانگیں گے جب وہ دُور ہو گا۔ بہترین وقت خدا تعالیٰ کے فضلوں کے حصول کا وہی ہوتا ہے جب تم مشکلات اور مصائب میں پڑے ہوتے ہو۔ مشکلات اور مصائب کے وقت تمہارا ایمان بڑھنا چاہیے اور تمہیں خوش ہونا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ تمہاری دعائیں سنے گا۔ تمہیں خوش ہونا چاہیے کہ وہ تمہارے زیادہ قریب آ گیا ہے۔ تمہیں خوش ہونا چاہیئے کہ اس کے وصال کا وقت آ گیا ہے۔ جب ایک عورت کو اُس کا گم شدہ بچہ مل جاتا ہے تو وہ خوشی میں دنیا وَ مَا فِيْهَا سے غافل ہو جاتی ہے۔ تو جب تمہیں خدا تعالیٰ مل جائے تو تمہیں تمہارا دشمن نظر ہی کیوں آئے۔ جب تمہیں خدا تعالیٰ مل جائے گا تو تم محسوس ہی نہیں کرو گے کہ کوئی شخص تم سے دشمنی کرتا ہے کیونکہ تم خدا تعالیٰ کی گود میں ہو گے۔

میں نے بسا اوقات دیکھا ہے کہ جب کسی غریب ماں کے بچہ کو کوئی دوسرا بچہ مارتا ہے تو وہ اپنی ماں کی گود میں بھاگ جاتا ہے اور پھر اُسے گھورتا ہے اور کہتا ہے آ تو سہی!! حالانکہ اُس کی ماں خود فقیر ہوتی ہے اور مارنے والا کسی امیر خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن جب وہ اپنی ماں کی گود میں چلا جاتا ہے تو اُسے تسلی ہو جاتی ہے کہ وہ محفوظ ہو گیا ہے۔ پھر کتنی شرم کی بات ہے کہ تم

خدا تعالیٰ کی گود میں جاؤ اور پھر دشمن سے ڈرو۔کون ہے جو تمہارا کچھ بگاڑ سکتا ہے یا کون سی قوم ہے جو تمہارے مقابلہ میں کھڑی ہو سکتی ہے؟ دنیا کی سب قومیں، دنیا کی سب طاقتیں، دنیا کی سب حکومتیں خدا تعالیٰ کے قبضہ میں ہیں۔ وہ جس کا بھی چاہے دل بدل سکتا ہے، اور تمہارے دشمن خواہ کتنا ہی جتھا رکھتے ہوں تمہارے مقابل میں ہیچ ہیں کیونکہ تم خدا تعالیٰ کی گود میں ہو۔اور جو تلوار لے کر تمہارے سامنے کھڑا ہوتا ہے وہ تم پر حملہ نہیں کرتا خدا تعالیٰ پر حملہ کرتا ہے۔خدا تعالیٰ لوگوں کے دل تمہاری تائید میں پھرا دے گا اور سچائی کو لوگوں پر ظاہر کر دے گا۔اور یہ مصائب کے بادل فضل کی ہواؤں سے بکھر جائیں گے اور انشاءاللہ تم امن میں آ جاؤ گے۔‘‘

(الفضل 8؍اگست 1952ء)

1: البقرة: 187

2: بخاری کتاب الادب۔باب رَحْمَةُ الْوَلَدِ وَ تَقْبِيْلِهٖ وَ مُعَانَقَتِهٖ۔

3: **بھاگڑ**: بھگدڑ